43476 ـ دوسری بیوی کے سبب مشکلات اور بیٹی کے متعلق خدشات

سوال

برائے مہربانی آپ درج ذیل مسئلہ میں شریعت اسلامیہ کے مطابق راہنمائی فرمائیں:

اگر دوسری بیوی کاغذات میں جعل سازی کر کے اپنے خاوند کے خلاف مہر اور اخراجات کا مسئلہ کھڑا کرے .. اور اس کی غیرموجودگی میں بداخلاقی کرتی ہو اور وہ اپنی والدہ کے ساتھ رہ رہی ہے، میں نے صلح کی بہت کوشش کی ہے لیکن اس کا کوئی فائدہ نہ ہوا، اب اگر میں نے اسے طلاق دی تو یہ تیسری طلاق ہو گی، لیکن اسے طلاق کی کوئی پرواہ نہیں وہ مال کے علاوہ کچھ نہیں چاہتی.

اس نے عدالت میں طلاق کا مقدمہ کر رکھا ہے تو کیا یہ خلع شمار ہو گا، اور اگر ایسا نہیں تو بچی کی پرورش کا ذمہ دار کون ہے ؟

میں اس کی غلطیاں اور کوتاہیاں بیان نہیں کرنا چاہتا لیکن کچھ حقائق بیان ضرور کرونگا، کوئی اہتمام نہیں کرتی اور اچھے طریقہ سے نہیں رہتی جس کی وجہ سے بچی کی تربیت پر اثر پڑے گا، اس کی تعلیم بھی کوئی نہیں ہے، اور مستقبل میں اس کا یہ طریقہ بچی پر اثرانداز ہو گا.

اس سے بھی اہم چیز یہ ہے کہ اس نے مجھے ٹیلی فون پر بتایا کہ وہ بچی کی شخصیت کو برا بنا کر رکھ دے گی، مجھے یہ بتائیں کہ بچی کی پرورش کرنا کس پر واجب ہوتی ہے تا کہ ہم بچی کو غلط ماحول سے بچا سکیں ؟

حالانکہ وہ ملازمت بھی کرتی اور مال کماتی ہے، لیکن زندگی میں یہ مال ہی ہر کچھ نہیں ہوتا، زندگی کا معنی تو اچھی عادات و تربیت اور اخلاقیات و دین کا قوی ہونے کا نام ہے، ان اشیاء کو مدنظر رکھتے ہوئے بچی کی والدہ میں یہ چیزیں قوی اور مضبوط نہیں.

اور جب وہ کام پر جاتی ہے تو بچی کو نانی سنبھالتی ہے اور اس کی دیکھ بھال کرتی ہے، اور نانی بھی جاہل ہے پڑھی لکھی نہیں، میں نے اچانك ایك بار اس سے بچی کے متعلق بہت برے الفاظ سنے تو وہ اس کی تربیت کس طرح اچھی کر سکتی ہے ؟

اسلامی تعلیمات کے مطابق کیا خاندان میں والد کے علاوہ کوئی اور شخص چھوٹے بچے کی دیکھ بھال اور تربیت کر سکتا ہے ؟

اور وہ شخص کون ہے جس کی عادات اور دین اعلی ہو، اور وہ شخص کون ہو گا جس کی معاشرے میں زیادہ ذمہ

دارياں ہيں ؟

ميرے خيال ميں تو ميرى بچى كو ايك نيك و صالح انسان وہى بنا سكتى ہے جو عورت خود بھى اچھے اخلاق اور عادات كى مالك ہو گى اور دين كا شغف ركھتى ہو.

پسنديده جواب

الحمد لله.

اصل ميں طلاق اچھى چيز نہيں بلكہ ناپسند ہے اس كى دليل الله عزوجل كا فرمان ہے:

اور وہ لوگ جو اپنے بيويوں سے ايلاء كريں (اپنى بيويوں سے تعلق نہ ركھنے كى قسم اٹھائيں) وہ چار ماہ تك انتظار كريں، پھراگر وہ لوٹ آئيں تو اللہ تعالى بھى بخشنے والا مہربان ہے ، اور اگر وہ طلاق كا قصد كر ليں تو اللہ سننے والا جاننے والا ہے البقرة (226 – 227).

تو اس آيت ميں اللہ تعالى نے پہلے غفور رحيم كہا ہے، اور جب طلاق كى بارى آئى تو فرمايا: وہ سننے والا جاننے والا ہے، اور اس ميں كچھ دھمكى پائى جاتى ہے، تو يہ اس كى دليل ہے كہ طلاق اللہ كے ہاں ناپسند ہے.

ليكن بعض اوقات حالات ايسے پيدا ہو سكتے ہيں جس كى وجہ سے طلاق ضرورى ہو جاتى ہے، بلكہ بعض اوقات تو طلاق كے وجوب تك بات جا پہنچتى ہے، ہمارے عزيز بھائى جس طرح كى حالت آپ نے بيان كى ہے اس طرح كى حالت ميں ہو سكتا ہے طلاق ہى مناسب حل ہو، كيونكہ يہ نہيں سمجھا جا سكتا كہ ـ جيسا كہ آپ نے سوال ميں بيان كيا ہے ـ بيوى خاوند كے ساتھ اس طرح كى بدسلوكى كرے، كيونكہ ہو سكتا ہے بعض اوقات بيوى خاوند كے ساتھ غلطى كا ارتكاب كر بيٹھے، ليكن خاوند كى ايك كے بعد دوسرى بار ناشكرى اور نافرمانى كرے يہ بہت عجيب ہے.

ليكن طلاق سے قبل اصلاح كى كوشش ضرور كريں، اور عورت پر صبر كريں، كيونكہ اگر اس ميں كچھ بداخلاقى ہے تو آپ كو اس ميں كچھ اچھى صفات بھى مليں گى، اور اخلاق حسنہ بھى ديكھيں گے جو اس كى اس بداخلاقى كو اچھائيوں اور اخلاق حسنہ كے مقابلہ ميں برداشت كر ليں.

اور اگر آپ مسئلہ كو حل كرنے كے ليے كسى رشتہ دار كو اس ميں ڈال سكتے ہيں تو اس مسكين بچى پر رحم كرتے ہوئے ايسا ضرور كريں ـ معاملہ چاہے كتنا بھى بڑھ جائے ـ يہ جدائى اور عليحدگى اور خاندان كى بربادى سے اصلاح ہى بہتر ہے.

اور اگر اس کا آخری حل طلاق ہی ہو اور آپ طلاق کے علاوہ باقی سارے حل استعمال کر چکے ہوں تو پھر آپ پہلے استخارہ کریں اور پھر مشورہ کرنے کے بعد اللہ پر توکل کریں.

اور اس نے عدالت میں جو مقدمہ دائر کر رکھا ہے ہو سکتا ہے وہ خاوند سے طلاق یا خلع لینے کے لیے ہو، یہ حالت پر منحصر ہےن اگر تو وہ خاوند کو طلاق کے بدلے مال ادا کرتی ہے یا مہر واپس کرتی ہے تو یہ خلع شمار ہو گا، اور اگر کچھ نہیں دیتی اور طلاق ہو جائے تو یہ طلاق ہو گی.

رہا مسئلہ پرورش کا تو اس میں اصل ماں ہی زیادہ حقدار ہے جب تك اس میں کوئی مانع نہ ہو، اور اگر کوئی مانع پایا جائے مثلا ماں کسی اور شخص سے شادی کر لے، یا ماں برے اخلاق کی مالکہ ہو تو اس صورت میں جمہور علماء کے ہاں حق پرورش ماں سے منتقل ہو کر نانی کو مل جائیگا.

اور اگر نانی بھی ایسی ہی ہو تو یہ باپ کو مل جائیگا، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تنازع و اختلاف کے وقت یہ اختیار کیا ہے کہ نانی کی بجائے باپ کو منتقل ہو گا کیونکہ یہ بچے کے زیادہ قریب ہے، اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی زاد المستقنع میں پرورش کے مسئلہ کی شرح کرتے ہوئے اس کو راجح کہا ہے.

اس کی تفصیل سوال نمبر (5234) اور (9463) اور (8189) اور (21516) کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے.

واللہ اعلم .